كانت لهم فيه اناة فلو امضيناه عليهم فامضاه عليهم (صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ ۴۷۷) حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ تین مرتبہ دوہرائی ہوئی طلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکرؓ اور عمرؓ کی خلافت کے پہلے دو سال ایک طلاق شمار ہوتی تھی۔ پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ لوگ ایسے امر میں جلد بازی کر رہے ہیں جس میں ان کے لیے ڈھیل ہے۔ پس کیوں نہ (بطور سزا) ہم تین دفعہ کے الفاظ کو تین طلاقیں ہی قرار دے دیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسی طلاق کو تین طلاقوں کی صورت میں جاری کر دیا۔

حدیث بالا سے واضح ہے کہ شرع تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مکمل ہو گئی اور شرعی حکم وہی ہے جو رسول اللہ، ابوبکرؓ اور عمرؓ کی خلافت کے ابتدائی دو سال جاری رہا۔ حضرت عمرؓ نے شرع میں کوئی تبدیلی نہیں کی اور نہ ہی کسی صحابی کو ایسا اختیار ہے۔ البتہ تعزیری احکام خلیفہ وقت جاری کر سکتا ہے۔ اور حضرت عمرؓ نے یہ حکم تعزیراً (بطور سزا) جاری فرمایا تھا۔ لہٰذا شرعی حکم ان کے نزدیک بھی وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ خلافت میں اور ان کی اپنی خلافت کے ابتدائی سالوں میں نافذ تھا۔ باقی رہا مسئلہ سختی کا تو وہ ہنگامی حالات میں ہوتی ہے۔ اور ایسے حالات کے خاتمہ سے وہ سختی بھی جاتی رہتی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ قرآن و حدیث کی رو سے صورت مسئولہ میں صرف ایک طلاق واقع ہوئی ہے جس کے بعد خاوند رجوع کر سکتا ہے اور وہ رجوع کرنا چاہتا ہے لہٰذا کوئی شرعی امر مانع نہیں ہے۔ ہٰذا ما عندی واللہ عندہ حسن الصواب!

(حافظ عبدالرحمٰن مدنی)

(۲)

محترم جناب مولانا صاحب، از راہ کرم تحریری فتویٰ مرحمت فرمائیں۔

۳ مارچ ۱۹۷۸ء کو ایک طلاق نامہ کسی کاتب سے تحریر کرایا گیا۔ جس میں طلاق، طلاق، طلاق تحریر تھا اس طرح یہ طلاق البدعت ہو گئی۔ اس قسم کی طلاق لڑکے کے والد نے اپنی پسند سے تجویز کی اور اس پر اپنے لڑکے سے دستخط کروائے۔

ابن اسحاق، طاؤس، عکرمہ اور ابن عباسؓ کے مطابق ایک ہی وقت میں دی گئی طلاق ثلاثہ کو ایک طلاق مانا گیا۔ ابن عابدین جلد ۲ صفحہ ۳۳۴، ابن رشد جلد ۲ صفحہ ۵۱۔ ابن عباسؓ ہی کے حوالہ سے اس بات کا علم ہوا ہے کہ حضورؐ کے زمانہ میں اور خلیفۂ اول کے زمانہ میں بھی ایک ساتھ دی ہوئی تین طلاقوں کو ایک مانا جاتا رہا ہے۔ دوسرے خلیفہ کے زمانہ کے چند سال تک بھی ایسا ہی سمجھا گیا۔ ابن رشد، سنن ابی داؤد صفحہ ۲۹۹ ج ۲، ابن قدامہ جلد ۷ صفحہ ۳۰۲ ——— ایک شخص نے حضورؐ سے کہا کہ اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدی

ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غصہ میں کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ یہ آدمی میری موجودگی ہی میں اللہ کی کتاب کو کھیل بنا رہا ہے (ولی الدین خطیب مشکوٰۃ صفحہ ۲۸۳) آپؐ اتنے ناراض تھے کہ ایک صحابی اس شخص کو قتل کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ نسائی صفحہ ۹۸ ج ۲۔

۲۔ جس تاریخ کو اس طلاق نامہ پر لڑکے کے والد نے لڑکے سے دستخط کرائے۔ اس تاریخ کو لڑکی حالتِ طہر میں نہیں تھی۔ کیا یہ طلاق ثلاثہ ایک طلاق مانی جائیگی اور غیر مغلظہ ہو گی؟

(سائل محمد انور اقبال ۱۱۰۹/۹ رنگ محل لاہور)

الجواب:

اقول وباللہ التوفیق، بشرط صحت سوال واضح ہو کہ قرآن و حدیث کی رو سے مجلس واحد کی تین طلاقیں خواہ وہ تحریری ہوں یا تقریری، خواہ تکرار الفاظ ہوں یا ایک ہی زبان سے تین طلاق کا جملہ چست کر دیا جائے ایک یعنی غیر مغلظہ طلاق واقع ہو گی اور رجعی طلاق میں اندر عدت نکاح قائم رہتا ہے۔ رجوع کی صورت میں جدید نکاح کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اگر عدت ماضی ہو جائے تو جدید نکاح جائز ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسريح باحسان"

کہ "طلاق (رجعی) دو مرتبہ ہے۔ اس کے بعد یا تو بھلے طریق سے بیوی کو آباد رکھنا ہوگا یا احسان کے ساتھ اسے چھوڑ دینا ہوگا۔"

"مَرَّتَانِ" "مَرَّةٌ" کا تثنیہ ہے اور "مَرَّةٌ" کا معنیٰ ہے "ایک بار"۔ جیسے سورہ ملک شروع پارہ ۲۹ میں ہے:

"ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ - الآية"

مفسرین نے اس کا ترجمہ "كَرَّةً بَعْدَ كَرَّةٍ" کیا ہے۔

یعنی "ایک بار دیکھنے کے بعد پھر دیکھو" ——— اسی طرح "مرتان" کا معنیٰ یہ ہے کہ رجعی طلاقیں دو دفعہ ہیں۔ یعنی پہلے ایک طلاق دو۔ جب عدت گذر جائے تو پھر اور رجعی طلاق دے سکتے ہو۔ اسی طرح سورہ طلاق پارہ ۲۸ میں ہے:

"یا ایها النبی اذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدتهن"

کہ "اے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، جب تم بیویوں کو طلاق دو تو عدت کے اندر طلاق دو۔ یعنی ایک ایک کر کے طلاق دیا کرو تاکہ اس میں رجوع کی گنجائش باقی رہے۔ "لعل اللہ یحدث بعد ذالك امرا"

میں بھی یہی اشارہ ہے۔

اب احادیث صحیحہ ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ عن ابن عباس قال کان الطلاق علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وعهد ابی بکر وسنتین من خلافة عمر طلاق الثلاث واحدة۔ (صحیح مسلم ص ۴۷۷ ج ۱ کتاب الطلاق ونیل الاوطار ص۲۵۸ ج ۶)

کہ "حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد کے ابتدائی دو سالوں تک مجلس واحد کی تین طلاقیں ایک رجعی یعنی غیر مغلظہ طلاق ہوتی تھی"۔

۲۔ قال ابو الصهباء لابن عباس اتعلم انما کانت الثلاث تجعل واحدة علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم وابی بکر وثلاثا من امارة عمر فقال ابن عباس نعم۔" (مسلم ص۴۷۸ ج ۱)

کہ "ابو الصہباء نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، کیا آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی تین سالوں تک مجلس واحد کی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق ہوتی تھی؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہاں میں جانتا ہوں، ایسے ہی تھا؟"

۳۔ عن ابن عباس قال طلق رکانة عبد یزید اخو بنی مطلب امرأته ثلاثا فی مجلس واحد فحزن علیها حزنا شدیدا قال فسئله رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم کیف طلقتها؟ قال طلقتها ثلاثا قال فی مجلس واحد؟ قال نعم! قال فانما تلک واحدة فارجعها ان شئت قال فرجعها۔ فکان ابن عباس یری انما الطلاق عند طهر۔ قال احمد الشاکر مصری اسناده صحیح ورواه ایضا الضیاء المقدسی فی المختارة کما نقله ابن القیم فی اغاثة اللهفان ص ۱۵۸ ورواه ابو یعلی کما رواه الشوکانی فی النیل ص ۲۶۱ ج ۶ ورواه البیهقی کما فی الدر المنثور ص ۲۷۹ وهذا الحدیث عندی اصل جلیل من اصول التشریع فی الطلاق (مسند احمد ص ۲۳۸۷ ج ۳، مسند احمد مع کنز العمال ص۲۶۵ ج ۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رکانہ صحابی نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دیں۔ پھر اس پر سخت غمگین ہوئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا، کہ تم نے کس طرح طلاق دی ہے؟ انہوں نے عرض کیا، تین طلاقیں دی ہیں! آپ نے

فرمایا: "کیا ایک مجلس میں؟" انہوں نے عرض کیا "جی ہاں!" آپؐ نے ارشاد فرمایا "یہ ایک طلاق ہے، اگر تم چاہو تو رجوع کر لو" ۔ تو انہوں نے رجوع کر لیا"

حافظ ابن حجر شافعی فتح الباری شرح صحیح بخاری میں رقمطراز ہیں ؛ واخرجہ احمد وابو یعلی وصححہ من طریق محمد بن اسحاق وھذا الحدیث نص فی المسئلۃ لا یقبل التاویل الذی فی غیرہ من الروایات الآتی ذکرھا" (فتح الباری ص ۳۱۶ ج ۹، پارہ ۲۲)

کہ "یہ حدیث میرے نزدیک صحیح ہے اور مجلس واحد کی تین طلاقوں کے ایک رجعی غیر مغلظہ ہونے میں صریح نص ہے جس کی کوئی اور تاویل نہیں ہو سکتی"

امام ابن تیمیہؒ اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں ؛

(ترجمہ) کہ "جس طرح ایک مجلس میں تین بار قسم اٹھانے سے ایک قسم قرار پاتی ہے بالکل اسی طرح مجلس واحد کی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق قرار پاتی ہیں ۔ حضرت زبیرؓ بن عوام، حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف کا یہی مذہب ہے ۔ امام احمد و شاح کا یہی فتویٰ ہے اور قرطبہ کے شیوخ میں سے ابن زنباع اور فقیہ وقت عبدالسلام الحسینی، ابن بقی بن مخلد، اصبغ بن حباب اور ایک جماعت فقہاء کا یہی فتویٰ ہے ۔ اور طلیطلہ کے قریباً اکیس مالکی فقہاء نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے اور بقول علامہ تلمسانی امام مالک بن انس کا بھی ایک قول یہی ہے ۔ اور علامہ رازی کے مطابق حنفیہ کے نامور امام محمد بن مقاتل رازی حنفی کا بھی یہی فتویٰ ہے کہ مجلس واحد کی تین طلاقیں ایک رجعی غیر مغلظہ طلاق ہوتی ہے" (فتاویٰ ابن تیمیہؒ ص ۱۷، ج ۳)

۴۔ محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اخبر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن رجل طلق امراتہ ثلاث تطلیقات جمیعا فقام غضبان ثم قال ایلعب بکتاب اللہ و انا بین اظھرکم حتی قام رجل فقال یارسول اللہ الا اقتلہ!" (سنن نسائی ص ۹۵ ج ۲ و رجالہ موثقون ۔ بلوغ المرام ص۲۱۹ وقال الشوکانی قال ابن کثیر اسنادہ جید ص ۵۵ ج ۲، ۶، نیل الاوطار وقال ابن القیم اسنادہ علی شرط مسلم، زاد المعاد ص ۲۶۵ ج ۴)

کہ "جناب محمودؓ بن لبید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک آدمی کے متعلق بتایا گیا کہ اس نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دی ہیں ۔ آپؐ سن کر غصے سے کھڑے ہو گئے اور فرمایا، "کیا میری زندگی ہی میں کتاب اللہ سے ٹھٹھا کیا جانے لگا ہے" تو ایک صحابی نے کھڑے ہو کر آپؐ سے اجازت چاہی کہ اگر حکم ہو تو میں اس کا سر قلم کئے دیتا ہوں"

یہ چار احادیث نص صریح ہیں کہ مجلس واحد کی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق ہوتی ہے اور اندر عدت

کے اندر بلا تجدید نکاح رجوع جائز ہے اور عدت کے گذر جانے پر بلا کسی حلالہ کے جدید نکاح جائز ہے۔ ہم ان چار صحیح احادیث کے ہوتے ہوئے کسی امام کے فتویٰ کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ کیونکہ اصل دین کتاب وسنت سے عبارت ہے۔ قیل وقال اور آثار کی ہرگز احتیاج نہیں۔ تاہم تسکین قلب کیلئے ابو الحسنات علامہ عبد الحی حنفی لکھنوی کی ایک عبارت ذیل میں لکھی جاتی ہے:

"القول الثانی انہ اذا طلق ثلاثا تقع واحدۃ رجعیۃ وھذا ھو المنقول عن بعض الصحابۃ وبہ قال داؤد الظاہری واتباعہ وھو احد القولین لمالک ولبعض اصحاب احمد و انتصر لھذا المذھب ابن تیمیۃ الحنبلی فی تصانیفہ وتلمیذہ ابن القیم فی کتاب زاد المعاد۔ (حاشیۃ شرح وقایۃ ص ۷۱ ج ۲، کتاب النکاح)

کہ تین طلاقوں کے متعلق علماء اسلام وفقہاء شریعت میں اختلاف ہے۔ بہرحال دوسرا قول یہ ہے کہ مجلس واحد کی اکٹھی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق واقع ہوتی ہے۔ امام داؤد ظاہری اور اس کے اتباع کا یہی مذہب ہے۔ ایک قول امام مالک کا بھی یہی ہے اور بعض حنبلی مفتیوں کا بھی یہی فتویٰ ہے اور اس مذہب کی آٹھویں صدی کے مجدد کامل امام ابن تیمیہؒ اور ان کے شاگرد رشید حافظ ابن قیم نے پر زور تائید کی ہے۔"

وذھبت طائفۃ من اھل العلم الی ان الطلاق لا یتبع الطلاق بل یقع واحدۃ وقد حکی ذالک صاحب البحر عن ابی موسیٰ وروایۃ عن علی وابن عباس وطاؤس و عطاء وجابر بن زید والھادی والقاسم والباقر والناصر واحمد بن عیسیٰ وعبد اللہ بن موسیٰ بن عبد اللہ وروایۃ عن زید بن علی والیہ ذھب جماعۃ من المتاخرین منھم ابن تیمیۃ وابن القیم وجماعۃ من المحققین۔ (نیل الاوطار ص ۲۴۶ ج ۶)

کہ اہلِ علم کی ایک جماعت کا فتویٰ ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں ایک طلاق رجعی ہوتی ہے۔ بقول صاحب بحر محیط حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ اور ایک روایت کے مطابق حضرت علیؓ، عبد اللہ بن عباسؓ، طاؤس، عطاء، جابر بن زید، ہادی، قاسم، باقر، ناصر، احمد بن عیسیٰ، عبد اللہ بن موسیٰ زید بن علی، سلف میں سے اور متاخرین میں سے امام ابن تیمیہ، امام ابن قیم اور دوسرے محققین کا یہی فتویٰ ہے۔

اور متاخرین حنفیہ میں سے مفتی کفایت اللہ دہلوی، مفتی حبیب المرسلین حنفی، مفتی قائم الدین حنفی نقشبندی اور صدق جدید کے ایڈیٹر حافظ علی بہادر حنفی کا بھی یہی فتویٰ ہے کہ مجلس واحد کی تین طلاقیں

ایک رجعی طلاق ہوتی ہے - جیساکہ فتاویٰ ثنائیہ جلد ۲ کتاب الطلاق میں تفصیل موجود ہے -
میں کہتا ہوں کہ فتاویٰ ثنائیہ جلد ۲ کے مطابق ایک ہزار صحابہ کرام کا بھی یہی فتویٰ ہے - اور یہ بھی یاد رہے کہ حیض میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی جیساکہ سنن ابی داؤد میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے حالتِ حیض میں اپنی بیوی کو طلاق دے ڈالی حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ واقعہ بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ ان ایام میں طلاق واقع نہیں ہوتی الفاظ یہ ہیں :

طلق ابن عمر امرأته وهي حائضا على عهد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فسئل عمر عن ذالك رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال ان ابن عمر طلق امرأته وهي حائض قال عبد الله فردها عليّ ولم يرها شيئا " (عون المعبود ص۲۲۲ ج ۲، زاد المعاد ص۴۶ ج ۴)

فیصلہ :

ان مذکورہ بالا آیاتِ قرآنیہ، ان چار احادیثِ صحیحہ اور فقہاء اسلام کی تشریحات اور توضیحات کے مطابق مجلسِ واحد کی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق غیر مغلظہ واقع ہوتی ہے اور اندر عدت بلا جدید نکاح خاوند اپنی بیوی سے رجوع کر سکتا ہے اور اگر عدت گذر جائے تو بلا حلالہ نکاح جدید جائز ہے اور یہ نکاح بلاشبہ شرعی نکاح ہوگا - اور حیض میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی - واللہ اعلم بالصواب !

(محمد عبید اللہ عفیف)

وی - پی آرہا ہے !

دسمبر، جنوری میں جن حضرات کو سالانہ چندہ کے خاتمہ کی اطلاع دی گئی تھی ان کے نام عنقریب وی - پی - پی روانہ کیا جارہا ہے - یاد رہے کہ وی پی پیکٹ میں پرانا پرچہ ارسال کیا جائیگا کیونکہ زیرِ نظر تازہ شمارہ اس سے قبل ارسال کیا جا چکا ہوگا —— امید ہے قارئین وی - پی - پی وصول فرما کر شکریہ کا موقع اور دینی حمیت کا ثبوت دیں گے - قارئین چاہیں تو یہ پرانا پرچہ اپنے دوستوں کو بطور نمونہ دکھا کر ترجمان کے لئے مزید خریدار مہیا کر سکتے ہیں - والسلام !

(ناظم دفتر اکرام اللہ ساجد)